سوال

یات الـ(375)کونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ئیے کہ ہومیو پیتھی طریقہ علاج اپنانا اس کی پریکٹس کرنا کس حد تک جائز ہے؟ اس میں درج ذیل امور وضاحت طلب ہیں :

1)۔ر

2)۔و

3)۔ن

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ت کے ذریعہ طریقہ علاج جن مراحل سے گزرتا ہے وہ قابل اطمینان وتسلی نہیں یہ بات یقینی ہے کہ اس میں الکوحل کی آمیزش جزولا ینفک ہے اگرچہ مختلف مراحل میں بعض تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں اس کے باوجود اس کے جواز کا قائل ہونا مشکل امر ہے ۔

م(5140)۔

ن(2161)

.حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے کہ شراب سے سرکہ بنانا منع ہے اگر شراب سے سرکہ کی کشید جائز ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان فرما دیتے جس طرح کہ مردہ بھیڑ کے چمڑے کی دباغت کے متعلق اجازت مرحمت فرمائی ۔ اگرچہ بعض روایات اس کے برعکس

.دیک اسی دلیل کی بناء پر شراب میں پیاز روٹی اور کھیرا وغیرہ ڈال کر سرکہ بنانا جائز نہیں کہ اس سے شراب کی نجاست ختم نہیں ہوتی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس شراب یا اس طرح حاصل کردہ سرکہ میں ڈالی ہوئی چیز دھونے یا کسی اور طرح سے ہرگز پاک نہیں ہوتی ۔ ہاں اگر شراب کو دھوپ سے ہٹا کر سایہ سے ہٹ

، سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مسئلے میں صحیح رائے امام شافعی احمد اور جمہور علماء رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ شراب سے خاص طور پر سرکہ بنانا ناجائز اور ممنوع ہے اور اس طرح کشید کردہ ۔ سرکہ پاک نہیں ہوتا البتہ اگر کسی چیز کی ملاوٹ کے بغیر مشروب خود سے سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو پاک اور حلال ہے ظاہر ہے ۔

ص332)

، سے مختلف مراحل طے کرنے کے باوجود "الکواحل" کی نجاست زائل نہیں ہوتی اگرچہ ظاہر سکر (نشہ) محو ہو جاتا ہے لیکن تاثیر امکانی حد تک موجود رہتی ہے جس کا کوئی بھی ذی عقل اور صاحب شعور انکار نہیں کرسکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کو جو سرکہ میں حلول کرنے سے منع فرمایا ہے اس ک

''ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام''

یعنی جس شیٔ کے زیادہ استعمال سے نشہ آئے وہ تھوڑی بھی حرام ہے یہی وجہ ہے کہ کمتر جز بھی نجاست میں موثر ہے اس وجہ سے شرابی کی نماز کے عدم قبولیت میں اس کی بہت بڑی تاثیر ہے جو اثر کئی روز تک زوال پذیر نہیں ہوتا ۔

تاکیدات کے الفاظ کے ساتھ روکا ہو اس میں خیر وبرکت توقع کرنا کیسے ممکن ہے ہماری سوچ وفکر کا معیار بھی انتہائی عجیب وغریب ہے کہ "الکوحل "ادویات کو محفوظ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے بھلا وہ شیٔ جو بذاتہ "ام الخبائث "ہو یہ دائمی نفع بخش کیسے ثابت ہو سکتی ہے ۔ زمانہ قدیم میں اطباء کی عادت تھی کہ

ن(10/140

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

''ولم یکن یعول قدماء الاطباء فی الادویۃ المرکبۃ الاعلیہ ولا ذکر للسکر فی اکثر کتبھم اصلا''

ہد پر اعتماد کرتے تھے ان کی اکثر کتابوں میں نشہ کا بالکل ذکر نہیں ملتا ۔ پھر قدیم علماء کی عادت بھی یہی تھی کہ وہ طب جسمانی کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے بلکہ عالم ساتھ حکیم بھی ہوتا تھا اس کی بہترین مثالیں ماضی قریب میں محدث گوندلوی اور محدث روپڑی تھے (رحمۃ اللہ علیہ) وائے افسوس! آج ہم اس ورثہ سے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص642

محدث فتویٰ